تحریک اہل حدیث

خدمات و کارنامے

(عاملین بالسنۃ یعنی اہل حدیث کا تعارف)

www.KitaboSunnat.com

تحریر: پروفیسر عبد القیوم رحمہ اللہ

(۱۹۰۹ـ۱۹۸۹ء)

دار المعارف

الجامع المبارک انجمن اہل حدیث ریلوے روڈ لاہور۔ 042-37378492

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تحریک اہل حدیث

خدمات و کارنامے

(عاملین بالسنۃ یعنی اہل حدیث کا تعارف)

تحریر: پروفیسر عبدالقیومؒ

(۱۹۰۹ـ۱۹۸۹ء)

.....w.KitaboSunnat.com

دارالمعارف

الجامع المبارک انجمن اہل حدیث ریلوے روڈ لاہور۔ 042-37378492

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: تحریکِ اہل حدیث

تحریر: پروفیسر عبدالقیوم رحمہ اللہ

طبع اول: جنوری ۱۹۷۰ء (جمعیت شبان اہل حدیث، ملتان)

طبع ثانی: جون 2015ء (دارالمعارف، لاہور)

باہتمام: دارالمعارف الجامع المبارک انجمن اہل حدیث متصل اسلامیہ کالج

ریلوے روڈ، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر (طبع جدید)

اہل حدیث کے تعارف پر پروفیسر عبد القیومؒ کا ایک اہم مضمون پیش خدمت ہے، اس مضمون کا خلاصہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ یہ مکمل مضمون جنوری ۱۹۷۰ء میں جمعیت شبان اہل حدیث ملتان نے شائع کیا تھا، اور اس پر اسماعیل عقیل سلفی نے عرضِ ناشر لکھا تھا۔

اہل حدیث کا مطلب حدیث والا ہے۔ قرآن پاک میں اور حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کو حدیث کہا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ کے فرامین، افعال سنتیں اور تقاریر بلاشبہ حدیث ہیں۔ جب قرآن اور سنت حدیث ہیں تو دونوں پر مضبوطی سے عمل کرنے والے اہل حدیث ہیں۔ اور جب سے قرآن اور حدیث ہیں اس وقت سے اہل حدیث ہیں۔

قرآن سنت دونوں شرع اسلام کے اصلی اور اولین مصادر ہیں۔ جبکہ اجماع، قیاس وغیرہ تبعی اور ثانوی مصادر ہیں۔ اہل حدیث کا نقطہ نظر اصلی مصادر سے زیادہ استفادہ کرنا ہے۔

پروفیسر عبد القیومؒ بلند پایہ علمی شخصیت کے مالک تھے، عربی اور اسلامی جملہ علوم وفنون پر وسیع نظر اور گہری بصیرت رکھتے تھے۔ گورنمنٹ کالج لاہور اور اورینٹل کالج سے لمبے عرصے تک وابستہ رہے۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب جیسی بلند پایہ اور بے مثال علمی کتاب کی ۲۴ میں سے ۲۱ جلدوں میں ان کی تحقیق، تدوین یا نظر ثانی شامل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے عربی، اردو اور انگریزی میں متعدد کتب تصنیف کیں جوان کی زندگی میں ہی عوام وخواص کے ہاں بہت مقبول ہوگئیں۔

زیر تبصرہ کتابچہ میں انہوں نے اہل حدیث کا تعارف نہایت پختہ اور جچے تلے الفاظ میں پیش کیا ہے، اس کے مطالعہ سے قارئین کرام جہاں اہل حدیث کے صحیح تعارف سے آشنا ہونگے وہاں اہل حدیث کے بارے میں ان کے کئی شبہات اور مغالطے بھی دور ہونگے۔

قرآن اور حدیث سے تعلق رکھنے والی اس جماعت کی عظیم خدمات جو ایک تحریکی انداز میں جاری رہیں ان کا اختصار اور جامعیت کے ساتھ عمدہ پیرائے میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ دارالمعارف لاہور اس کتابچہ کی اشاعت ثانی کا اہتمام نہایت مسرت کے ساتھ کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ پروفیسر عبدالقیومؒ کی حسنات قبول فرمائے، ان کی کتب اور تحریری خدمات کو صدقہ جاریہ نیز عوام کے استفادے اور ان کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ اور اللہ پاک انہیں اپنے برگزیدہ بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین

فقط: حافظ محمد اسلم

رکن دارالمعارف (مرکز اسلامی تحقیق وتالیف)

تحریر بتاریخ ۷۔ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ

بمطابق ۲۵۔ جون ۲۰۱۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر (طبع اوّل)

حضرات قارئینِ کرام!

اسلام خداتعالیٰ کا برحق دین ہے، اس نے اس کی حفاظت اور بقاء کا فریضہ مسلمانوں پر عائد کیا ہے، ہر شخص قوم اور جماعت اس بات کی مدعی ہے کہ اسلام کی حفاظت اور ترویج و ترقی میں اُس نے اہم کردار ادا کیا ہے، لیکن فکر و عمل کی عدمِ مطابقت سے تصویر کا رخ نمایاں ہو جاتا ہے۔

حفاظتِ دین کے لئے ہر شخص، قوم اور جماعت دن رات کوشاں ہے، اور اپنے پروگراموں پر عمل پیرا ہے۔ اس سلسلہ میں تحریکِ اہل حدیث نے اسلام کی سربلندی، اس کے تحفظ و بقاء، اشاعت و ترویج کے لیے جو مسلسل علمی قربانیاں دی ہیں وہ آج اپنا رنگ دکھا رہی ہیں۔

اہل حدیث تحریک کا ماضی اس بات کا شاہدِ عدل ہے کہ حق و حریت کی خاطر اس تحریک نے باطل و تزویر کا تار پود بکھیر دیا، الحاد، زندیقیت، دہریت اور انکارِ حدیث کی شورشوں اور فتنوں کا جواں مردی سے مقابلہ کیا، اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر تحریک اہل حدیث اس سیلاب کے آگے بند نہ باندھتی تو آج اسلام کا صاف و شفاف آئینہ غبار آلود ہوتا۔

پروفیسر عبد القیوم صاحب ایم اے، مدیراعلیٰ دائرۂ معارف اسلامیہ پنجاب (لاہور) کی ذاتِ گرامی علمی اور ادبی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ ملک کے نامور مصنف و ادیب، بلند پایہ اُستاد، کہنہ مشق مضموں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگار ہیں، مسلک اہل حدیث سے قلبی اور والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں۔

جس کے نتیجے میں انہوں نے پُرمغز اور فصیح و بلیغ مقالہ لکھ کر تحریک اہل حدیث کے خدو خال پر روشنی ڈالی ہے، تابناک ماضی، خدمات اور کارناموں کو سلکِ مروارید میں پرو دیا ہے اور اس طرح انہوں نے افرادِ اہل حدیث کے دلوں میں زندگی کی ایک نئی کرن پیدا کر دی ہے کہ وہ مستقبل سے ناامید نہ ہوں، بلکہ تابناک ماضی کے آئینے میں اپنے حال کی کمزوریوں کو دور کر کے درخشندہ مستقبل پیدا کر سکتے ہیں۔

ہم موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے مضمون کی افادیت کے پیش نظر افادۂ عام کے لیے ہمارے احساسات وجذبات کی قدر کرتے ہوئے ہمیں اس کی اشاعت کے لیے اجازت مرحمت فرما کر اس سعادت سے نوازا۔

والسلام

اسماعیل عقیل سلفی ایم۔اے

ملتان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ اہل حدیث

ایک جائزہ

اہل حدیث کو "اصحاب الحدیث" "اہل الاثر" "اہل السُّنۃ" "سلفی" اور "اثری" کے ناموں سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ پاک و ہند میں ایک طبقہ "محمدی" بھی کہلاتا ہے۔ اہل حدیث سے مراد اہل السنت مسلمانوں کا وہ گروہ ہے جو قرآن مجید کے ساتھ حدیث وسنت کو اسلامی شریعت کا حقیقی سرچشمہ قرار دیتا ہے اور دین و شریعت کے معاملات میں تقلید شخصی کا قائل نہیں، اس کے نزدیک اسلام کے اولین دور میں صحابہ کرام ؓ تابعین، تبع تابعین کا یہی مسلک تھا، قرونِ اولی میں اہل حدیث کی اصطلاح محدثین کے لیے بھی مستعمل تھی، لیکن کتب حدیث وفقہ اور تاریخ و سیر میں اہل حدیث کا لقب عاملین بالحدیث والسنہ کے لیے ہر دور میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ حدیث کی روایت وحفاظت، ترویج واشاعت اور اتباع سنت ہمیشہ اہل حدیث کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ انہیں وہابی کہنا علمی اور تاریخی لحاظ سے غلط ہے، کیونکہ وہابی شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ہم مسلک اہل نجد کو کہا جاتا ہے، اور وہ حضرت امام احمد بن حنبل ؒ کے مقلد ہیں، اس کے برعکس اہل حدیث تقلیدِ شخصی کے قائل ہی نہیں۔

اہل حدیث کے عقائد خالص سلفی ہیں، توحید اور اتباع سنت ان کا امتیازی نشان ہے۔ صفات الٰہی کے بارے میں بھی ان کا مسلک خالص سلفی ہے، شرک کو حرام اور بدعت کو ضلالت وگمراہی سمجھتے ہیں۔ توہم پرستی اور ضعیف الاعتقادی سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور رہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نیز دیگر انبیاء کرام کی عصمت اور عبودیت و بشریت کے قائل ہیں۔ اللہ کے سوا کسی کو بھی عالم الغیب نہیں مانتے۔ وفات کے بعد انبیاء کی حیات دنیوی کے بھی قائل نہیں، اور نہ کسی نبی کو حاضر و ناظر جانتے ہیں، اہل حدیث کے نزدیک مجالسِ میلاد، قبروں کی زیارت اور انعقادِ عرس سب بدعت میں داخل ہیں۔

ائمہ دین کے زہد و تقویٰ علم و عمل اور فضائل و مناقب کے احترام و اقرار کے باوجود صحیح حدیث اور عملِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں کسی فرد کے قول کو شرعی حجت تسلیم نہیں کرتے۔ اہل حدیث کی امتیازی خصوصیات زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں ہیں۔ موت و حیات کی تمام غیر شرعی و غیر اسلامی رسوم کو وہ بدعت کہتے ہیں۔ شادی اور غم میں سنت نبوی کو مشعلِ راہ مانتے ہیں۔ خدا کی خدائی میں کسی جن وانس کو دخیل نہیں سمجھتے، اذان میں ترجیع و تثویب کے قائل و عامل ہیں، نمازیں اولین وقت میں ادا کرتے ہیں۔ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں۔ آمین بالجہر اور رفع الیدین ان کا معمول ہے۔ فاتحہ خلف الامام کے قائل و عامل، جہری نمازوں میں بسم اللہ بھی بالجہر پڑھ لیتے ہیں، ماہِ رمضان میں بہ سلسلہ قیام اللیل آٹھ رکعت نمازِ تراویح ادا کرتے ہیں۔ نماز جنازہ غائبانہ نیز نماز جنازہ جہری کے قائل و عامل ہیں، ایک مجلس میں تین طلاقوں کو درست نہیں سمجھتے۔

پہلی صدی ہجری میں اس تحریک کا مقصد تعمیل و ترویج سنت نبوی ﷺ تھا۔ دوسری اور تیسری صدی میں یہ تحریک فقہی اور علمی صورت اختیار کر گئی اور اہل حدیث اور اہل رائے دو مستقل گروہ بن گئے۔ اگرچہ دونوں مسلکاً اہل سنت کہلاتے تھے، لیکن دونوں میں نظری اور عملی اختلاف موجود تھا۔

اہل حدیث نے ترویجِ حدیث اور عمل بالسنتہ کے لیے ہر جگہ اور ہر دور میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی سرگرمی کا اظہار کیا۔ برصغیر پاک وہند میں بھی تحریک اہل حدیث ابتدائے عہد سے موجود رہی۔ المقدسی (م ۳۷۵ھ) نے اقلیم سندھ میں اکثریت کو مسلک اصحاب الحدیث کا پابند بتایا ہے (احسن التقاسیم، ص ۴۷۹، ابن حزم، م ۴۵۶ھ، ۱۰۶۴ء) کے نزدیک بھی اس علاقے میں طالبانِ قرآن و سنت کی کثرت تھی، جنہیں وہ ظاہری کے لقب سے یاد کرتا ہے (جامع السیر ۃ،ص: ۳۵) مغلوں کے آخری دور میں حضرت شاہ ولی اللہ الدھلوی رحمہ اللہ (م ۱۱۷۶ھ۔ ۱۷۶۲ء) اور ان کے خاندان نے تحریک اہل حدیث کو بڑی تقویت پہنچائی۔ ان کے بعد تعلیمی وتدریسی خدمات کے ساتھ عملی اور نظری اعتبار سے حضرت مولانا سید نذیر حسین مرحوم المعروف بہ شیخ الکل حضرت میاں صاحب (م ۱۳۲۰ھ۔ ۱۹۰۲ء) نے اہل حدیث مسلک کو بڑا رواج دیا۔ پھر ان کے سینکڑوں تلامذہ نے یہ تحریک ملک کے گوشے گوشے میں پہنچا دی۔ انیسویں صدی کے نصف اواخر اور بیسویں صدی کے ربع اول میں عالم اسلامی کے اندر حدیث داں علماء بہت کم نظر آتے تھے، لیکن برصغیر پاک وہند میں حدیث کا چرچا تھا، بلکہ یہ ملک طالبانِ علم حدیث کا مرجع و ماویٰ بنا ہوا تھا، ترویج علم حدیث اور احیائے سنت کے سلسلہ میں علامہ رشید رضا مصری (م ۱۳۵۴ھ۔ ۱۹۳۵ء) نے بھی علمائے اہل حدیث کی گراں قدر خدمات کا اعتراف شاندار الفاظ میں کیا ہے۔ (مقدمہ مفتاح کنوز السنۃ)

بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں تحریک اہل حدیث کو عوامی تحریک بنانے کی کوشش شروع ہوئی اور دہلی میں ''آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس'' کے نام سے ایک ملک گیر تنظیمی و تبلیغی ادارہ قائم کیا گیا جس نے مکتبوں اور درسگاہوں کے قیام، مبلغین کے وعظ وارشاد اور جلسوں کے انعقاد کے ذریعے پورے ملک میں تحریک و مسلک اہل حدیث کو عام کر دیا۔ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلکی تنظیم و تبلیغ کے لئے دو بڑے ادارے معرض وجود میں آئے۔ ایک مغربی پاکستان میں جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کے نام سے۔ اس کی شاخیں پورے ملک میں قائم کی گئیں۔ اس کے پہلے صدر اور امیر مولانا سید محمد داؤد غزنوی (م ۱۹۶۳ء) تھے، دوسری مشرقی پاکستان میں "جمعیت اہل حدیث مشرقی پاکستان" کے نام سے۔ قیام پاکستان سے پہلے اس ادارہ کا نام "کل بنگال آسام اہل حدیث جمعیت" تھا۔ اس جمعیت کے پہلے صدر مولانا عبداللہ الکافی رحمہ اللہ (م ۱۹۶۰ء) تھے، بنگال کے دیگر قائدین میں مولانا نعمت اللہ، مولانا ولایت علی، مولانا عنایت علی، مولانا عبدالرحیم، مولانا عبداللطیف، مولانا عباس علی اور مولانا عبداللہ الباقی (م ۱۹۵۲ء)، مولانا رحمہم اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مغربی اور مشرقی پاکستانی کے دونوں ادارے اپنے حلقوں میں مسلکی تبلیغ و تنظیم کے لئے کوشاں ہیں۔

مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ (۱۹۵۳ء) تحریک اہل حدیث کے بارے میں رقم طراز ہیں:

> "اس تحریک کا یہ فائدہ ہوا کہ مدتوں کا زنگ طبیعتوں سے دور ہوا، اور جو یہ خیال پیدا ہوگیا تھا کہ اب تحقیق کا وہ دروازہ بند اور نئے اجتہاد کا راستہ مسدود ہوچکا ہے رفع ہوگیا اور لوگ از سر نو تحقیق و کاوش کے عادی ہونے لگے، قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے دلائل کی خو پیدا ہوئی اور قیل وقال کے مکدر گڑھوں کی بجائے ہدایت کے اصلی سرچشمہ مصفا کی طرف واپسی ہوئی۔"[1]

اس برصغیر میں اہل حدیث کی تحریک کا مقصد صرف فقہ کے چند مسائل نہ تھے۔ بلکہ امامت کبریٰ، توحید خالص اور اتباع نبی کریم ﷺ کی بنیادی تعلیمات

① تراجم علمائے حدیث ہند، مقدمہ، ص: ۳۷

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ اس مقصد کی خاطر جماعت نے کتاب وسنت کی اشاعت وترویج کے لئے مختلف ذریعے استعمال کیے۔

۱۔ درس وتدریس اور قیام مدارس

۲۔ اسلاف کی اہم اور ضروری کتابوں کی اشاعت کا اہتمام

۳۔ تالیف وتصنیف　　　۴۔ کتب دینیہ وشرعیہ کے تراجم

۵۔ اخبارات ورسائل کا اجراء　　　۶۔ چھاپہ خانوں کا انتظام

۷۔ کتب خانوں کا قیام

۱۔ برصغیر پاک وہند میں اہل حدیث نے کتاب وسنت کی اشاعت کے لئے دو قسم کے درس قائم کیے۔ ایک عوام کے لیے بعد نماز فجر مساجد میں۔ دوسرا دینی تعلیم کی اشاعت وبقاء کے لئے۔ اول الذکر درس میں قرآن مجید کی چند آیات کی تلاوت کے بعد سادہ ترجمہ سنایا جاتا، بعد ازاں قرآن وحدیث کی روشنی میں ان آیات کی تفسیر بیان کر کے مسائل واحکام پر تفصیلی بحث کی جاتی، اس قسم کے درس کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ عوام کو قرآن فہمی کے مواقع میسر آنے لگے اور ان کے لئے شریعت کے مسائل واحکام کا سمجھنا آسان ہوگیا، مستقل دینی تعلیم کے سلسلے میں طلباء کے لئے دینی مدارس قائم کئے، اگرچہ ان میں اکثر ابتدائی نوعت کے تھے، لیکن اعلیٰ مدارس کی تعداد بھی سینکڑوں تک پہنچتی ہے اور چند ایک کو تو جامعہ (یونیورسٹی) کی سی حیثیت حاصل ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ دہلوی کے بعد حضرت مولانا سید نذیر حسین رحمہ اللہ دہلوی کا مدرسہ سرفہرست ہے۔ سید صاحب موصوف نے ساٹھ برس تک دہلی میں درس حدیث دیا اور تمام عالم اسلامی سے ہزاروں طلبہ نے دہلی پہنچ کر اس چشمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم وفضل سے فیض حاصل کیا۔ مولانا سید نذیر حسین رحمہ اللہ اہل حدیث کے بڑے موقر عالم دین اور حدیث کے بے مثال استاد مانے جاتے ہیں۔ ان کے متعدد تلامذہ نے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں بلند مقام حاصل کیا اور وطن کے علاوہ بیرونی ممالک میں مسلک اہل حدیث کی خوب تبلیغ واشاعت کی۔ ان میں مندرجہ ذیل حضرات بالخصوص قابل ذکر ہیں۔

۱۔ مولانا سید عبد اللہ رحمہ اللہ غزنوی (۱۸۸۱ء) جو اختلاف مسلک کے باعث افغانستان سے جلاوطن ہوکر امرتسر میں قیام پذیر ہوئے، ایک دارالعلوم قائم کر کے کتاب وسنت کی بڑی خدمت انجام دی اور بکثرت علماء اور نامور فضلا تیار کئے۔

۲۔ مولانا عبداللہ رحمہ اللہ غازی پوری (۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء) علوم عقلیہ ونقلیہ کے جید عالم اور نامور معلم ومصنف تھے۔ سینکڑوں علماء ان کے حلقہ درس سے فیض یاب ہوئے۔

۳۔ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہ اللہ (م ۱۹۱۸ء) آپ نے دربھنگہ میں ایک عظیم الشان درس گاہ "مدرسہ احمدیہ سلفیہ" کی بنیاد رکھی اور مدت العمر اس کا اہتمام و انصرام کرتے رہے، اس مدرسے کی بدولت علاقے میں کتاب وسنت کی بڑی اشاعت ہوئی۔

۴۔ مولانا ابراہیم آروی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۹ھ-۱۹۰۲ء) مدرسہ احمدیہ آرہ کے بانی تھے اور تمام زیست عربی ودینی تعلیم اور مدارس کی اصلاح کے لئے کوشاں رہے۔

۵۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء) نامور محدث اور شارح حدیث گزرے ہیں۔ کتب حدیث بڑی محنت سے جمع کیں اور اشاعتِ حدیث میں نمایاں حصہ لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ (۱۳۵۲ھ/۱۹۳۵ء) بلند پایہ محدث و مصنف تھے، تدریس کے سلسلے میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔

۷۔ مولانا عبدالسلام مبارک پوری رحمہ اللہ (م رجب ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء) مصنف ''سیرۃ بخاری'' نے خاصا وقت مدرسہ رحمانیہ دہلی میں گزارا۔

۸۔ مولانا عبدالرحیم بنگالی رحمہ اللہ (م۱۹۶۰ء) نے بنگال میں قرآن وحدیث کی بڑی تبلیغ کی۔ ایک دارالعلوم قائم کیا۔ بنگالی زبان میں بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ نظم ونثر دونوں پر انہیں یکساں قدرت تھی اور عوام میں بڑے مقبول ہوئے۔

۹۔ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ (م۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء) بلند پایہ محقق، عالم دین بانی ومدیر ماہنامہ ''اشاعت السنہ'' چالیس برس تک احکام اسلام اور مسائل دین پر نہایت عالمانہ انداز میں بحث کرتے رہے۔

۱۰۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ (م۱۹۴۸ء) ہفت روزہ اہل حدیث کے بانی ومدیر، جید عالم اور مناظر اپنے مسلک کی تائید اور غیر مذاہب وادیان کی تردید میں بہت سی کتابیں لکھیں۔

۱۱۔ مولانا محمد اکرم خاں۔ جنہوں نے قرآن مجید کا بنگالی میں ترجمہ کیا۔

اہل حدیث کے اعلیٰ مدارس اہم مرکزی علاقوں میں قائم کیے گئے، اس وقت بھی جماعت کے بے شمار مدارس پاکستان بھر میں موجود ہیں۔ مغربی پاکستان میں ''الجامعۃ السلفیۃ'' لائل پور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کے نصاب کی تجوید میں تعلیم جدید کے تقاضے پیش نظر رکھے گئے ہیں۔ اہل حدیث کے مدارس میں قرآن وحدیث کی تعلیم ہر درجہ اور جماعت کے لئے لازمی ہے، پورا قرآن مجید ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔ پوری صحاح ستہ کی تدریس بھی ضروری جزو تعلیم ہے۔ فقہ وحدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ حنفی فقہ بھی پڑھائی جاتی ہے۔ دیگر علوم جدیدہ وقدیمہ پر بھی کماحقہ، توجہ کی جاتی ہے، اہل حدیث نے اسکردو(بلتستان) ایسے دورافتادہ اور پسماندہ علاقے میں بھی کتاب وسنت کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ قائم کر رکھا ہے۔

اہل حدیث نے نایاب اور اہم دینی کتابوں کی طباعت و اشاعت میں نمایاں حصہ لیا۔ شاہ ولی اللہ کی حجۃ اللہ البالغہ، تفسیر ابن کثیر، حافظ ابن حجر کی فتح الباری (مشہور شرح صحیح بخاری) ابن قیم رحمہ اللہ کی **زاد المعادفی هدی خیر العباد سنن دارمی،** شوکانی کی **نیل الاوطار** اور **سنن دار قطنی** ایسی مفید کتابوں کی طباعت و اشاعت پر لاکھوں روپے خرچ کر کے علمی و دینی حلقوں پر احسان عظیم کیا۔ اس سلسلے میں بیشتر اخراجات نواب شاہ جہاں بیگم مرحومہ والئ بھوپال نے برداشت کیے۔

(الف) قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کے سلسلے میں بھی اہل حدیث نے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا فارسی ترجمہ بہت مشہور ہے۔ شاہ عبد القادر رحمہ اللہ اور شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ کے اُردو ترجموں کے علاوہ بہت سے ترجمے اُردو اور بنگالی زبان میں شائع کیے گئے۔ مولانا عباس علی رحمہ اللہ پہلے مسلمان تھے جنہوں نے بنگلہ زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا اور اسے ''انجمن اہل حدیث ڈھاکہ'' نے چھپوایا۔ اور تراجم کے علاوہ مولانا محمد اکرم خاں رحمہ اللہ کا بنگالی ترجمہ بھی قابل ذکر ہے۔ عربی تفسیروں میں نواب صدیق خاں رحمہ اللہ کی فتح البیان اور مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ امرتسری کی تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن کو ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ اُردو تفسیروں میں نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ کی ترجمان القرآن، مولانا وحید الزمان رحمہ اللہ کی تفسیر وحیدی، مولانا سید احمد حسن رحمہ اللہ دہلوی (م ۱۳۳۸ھ) کی احسن التفاسیر اور مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی تفسیر ثنائی محتاج تشریح نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد ابراہیم میر رحمہ اللہ سیالکوٹی نے بھی تفسیر تبصیر الرحمٰن (غیر مکمل) اور کئی مختلف سورتوں کی تفسیریں لکھیں، جن میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر "واضح البیان" اپنے علوم و معارف، مسائل، واحکام، جامعیت و اسلوب کے لحاظ سے بہت بلند ہے۔ حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۴ء) نے قرآن مجید کی ایک بے نظیر تفسیر پنجابی زبان میں شائع کی جو اپنی طرز کی واحد تفسیر ہے۔

(ب) اہل حدیث علماء نے کتب حدیث کی عربی شرحیں اور تشریحی حواشی بھی بکثرت لکھے ہیں۔ مثلاً شرحوں میں مولانا شمس الحق ڈیانوی رحمہ اللہ عظیم آبادی کی عون المعبود شرح سنن ابو داؤد اور التعلیق المغنی علی کتاب السنن للدارقطنی۔ نواب صدیق حسن خان کی فتح العلام شرح بلوغ المرام، عون الباری فی حل ادلۃ البخاری (شرح تجرید البخاری) السراج الوھاج شرح صحیح مسلم، مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کی تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی مع مقدمہ، مولانا عبید اللہ مبارک پوری رحمہ اللہ کی مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، وغیرہ ذالک، حافظ عبد الحلیم رحمہ اللہ نصیر آبادی رحمہ اللہ نے مدینہ امام احمد کی تبویب صحیح بخاری کے نہج پر کی۔ اس کی عربی شرح مولانا ابو سعید شرف الدین رحمہ اللہ نے لکھنی شروع کی، لیکن مکمل نہ ہو سکی۔ نواب صدیق حسن خاں کی فارسی شروح میں مسک الختام شرح بلوغ المرام کو وہی مقام حاصل ہے جو شوکانی کی نیل الاوطار کو۔

۳۔ دینی کتب کے اردو تراجم و شرح پر بھی اہل حدیث کی خاص توجہ مبذول رہی جس کی وجہ سے اردو زبان علم حدیث و تفسیر سے مالا مال ہو گئی۔ مولانا محمد جونا گڑھی رحمہ اللہ نے تفسیر ابن کثیر کا مکمل ترجمہ تفسیر محمدی کے نام سے اور اعلام الموقعین (حافظ ابن قیم) کا اردو ترجمہ دین محمدی کے نام سے شائع کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا وحید الزماں رحمہ اللہ کی محنت اور محبت علم حدیث بھی بے حد قابل داد ہے۔

انہوں نے صحاح ستہ کا صرف ترجمہ ہی نہیں کیا، بلکہ صحیح مسلم، صحیح بخاری اور موطا کی ضخیم شرحیں اُردو میں لکھ ڈالیں۔ صحیح مسلم کی شرح نووی کو اُردو میں منتقل کر دیا اور صحیح بخاری کی اُردو شرح میں ابن حجر عسقلانی یا قسطلانی اور شوکانی ایسے ماہرین حدیث کے علوم و افکار بھی منتقل کر دیے۔ مولانا بدیع الزماں رحمہ اللہ (م۱۳۰۴ھ) نے اُردو ترجمہ موطاء کے علاوہ جامع ترمذی کی ایک شرح اُردو میں لکھی جو انیسویں صدی کے اواخر میں طبع ہوئی۔

مولانا عبد الاول غزنوی نے ریاض الصالحین اور مشکوۃ المصابیح کے اردو ترجمے شائع کیے۔ مولانا وحید الزماں نے فقہ کی مشہور کتاب شرح الوقایہ کی شرح بزبان اردو چار جلدوں میں لکھی۔ بلوغ المرام کے کئی ترجمے شائع ہوئے۔ اسی طرح اور بہت سی دینی اور علمی کتابوں کے تراجم اور ملخصات چھاپے گئے تاکہ ان سے استفادے کا دائرہ وسیع تر ہو جائے۔

علمی تصانیف میں نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ کا نام سرفہرست ہے۔ موصوف نے اسلامی علوم وفنون کے ہر شعبے پر قلم اُٹھایا۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ (م۱۹۳۰ء) کی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (تین جلدوں) موضوع سیرت پر بڑی مقبول ہوئی، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ (م۱۹۵۶ء) کی سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قابلِ ذکر کتاب ہے۔ شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب تقویۃ الایمان اصلاحِ عقائد میں اپنی مثال آپ ہے۔ اُردو زبان کی کوئی کتاب نہ اس سے زیادہ چھپی اور نہ اس سے بڑھ کر اثر انداز ہوئی ہوگی۔

خلافیات پر بھی بڑا ذخیرہ کتب فراہم ہو گیا۔ مثلاً معیار الحق از شیخ الکل سید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ، دراسات اللبیب از شیخ معین سندھی رحمہ اللہ، اعتصام السنہ از شیخ عبداللہ صدیقی الہ آبادی رحمہ اللہ، الارشاد الی سبیل الرشاد از مولانا ابو یحییٰ محمد شاہ جہاں پوری رحمہ اللہ، تنویر العینین از شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ، تحقیق الکلام از مولانا عبدالرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ، اجتہاد و تقلید از مولانا ثناء اللہ۔ اہل حدیث ہی نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، حافظ ابن قیم رحمہ اللہ علامہ ابن حزم اندلسی رحمہ اللہ، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ کبار و مفکرینِ اسلام کے افکار و آراء سے اردو داں حلقوں کو روشناس کرایا، خصوصاً مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی مرحوم کے تراجم جن کا خاصا بڑا ذخیرہ بار ہا چھپ چکا ہے۔

٦۔ جماعت اہل حدیث نے کئی ماہ نامے اور ہفت روزہ دینی اخبار بھی جاری کیے۔ ۱۸۷۸ء میں مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے اردو ماہ نامہ ''اشاعۃ السنہ'' جاری کیا جو تقریباً چالیس برس تک دینی علوم کی اشاعت کا ذریعہ بنا رہا اور اہم عصری مسائل کے لیے مشعلِ راہ کا کام دیتا رہا۔ قیامِ پاکستان سے پہلے ہفت روزہ اخباروں میں ''اہل حدیث'' امرتسر۔ ''محمدی'' دہلی'' اہل حدیث گزٹ'' دہلی۔ ''توحید'' امرتسر ''مسلمان'' سوہدرہ مشہور تھے۔ آج کل بھی صرف لاہور سے اہل حدیث کے دو[1] ہفت روزہ ''الاعتصام'' اور ''تنظیم اہل حدیث'' شائع ہوتے ہیں۔ مشرقی پاکستان کے بنگلہ اخباروں میں ہفت روزہ ''محمدی'' ''اہل حدیث'' اور ''عرفات'' اور ماہ نامہ ''عرفات'' اور ماہ نامہ ''ترجمان الحدیث'' قابل ذکر ہیں۔

لاہور کا سب سے پہلا قومی انگریزی روزنامہ ''مسلم آوٹ لک'' (Muslim out Look) مولوی عبدالحق نے جاری کیا اور ان کا مطبع ''رفاہِ عام پریس'' اہل

(۱) ماہنامہ ترجمان الحدیث ہفت روزہ اہل حدیث مطلع صحافت پر جلوہ افروز ہو چکے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی سیاسی اور دینی خدمات کا مرکز بنا رہا اور مجاہدین سمرکند کی بہت سی ضرورتوں کی کفالت اسی مطبع کے ذمے رہی خود ان مجاہدین نے بھی آزاد علاقے میں کئی اہم اخبار جاری کیے تھے، مثلاً: ''المجاہد''، ''المحرض'' وغیرہ۔

۷۔ کتابوں کی طباعت و اشاعت اور تبلیغی مقاصد کے پیش نظر اہل حدیث نے لاہور، امرتسر، دہلی، بھوپال، بنارس، دربھنگہ اور ڈھاکہ میں کئی چھاپے خانے قائم کیے۔ اسلامی علوم کی ترویج اور تصنیف و تالیف کے لیے کتاب خانوں کے قیام کا خاص اہتمام کیا گیا۔ ان میں سے نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (بھوپال) پیر جھنڈا (سندھ) حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ محدث وزیر آبادی، مولانا سید نذیر حسین رحمہ اللہ محدث (دہلی) مولانا شمس الحق ڈیانوی رحمہ اللہ، مولانا ثناء اللہ (امرتسری) مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ سیالکوٹی، مولانا محمد جمال رحمہ اللہ امرتسری، مولانا عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ، مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ (لاہور) کے کتب خانے بہت اہم تھے، ان میں سے بعض کتب خانے ۱۹۴۷ء کی افراتفری میں برباد ہو گئے۔ مثلاً مولانا ثناء اللہ مرحوم کا کتب خانہ نیز غزنوی کتب خانہ، جماعت اہل حدیث نے جذبۂ جہاد فی سبیل اللہ اور قتالِ کفار کو ہمیشہ زندہ رکھا، اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اہل حدیث کا یہ سب سے بڑا کارنامہ تھا۔ شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ نے، سید احمد بریلوی رحمہ اللہ کی قیادت میں تسلط اغیار سے آزادی اور تاسیس سلطنت اسلامی کے لیے قابل قدر اور لائقِ فخر و جدوجہد کی، امامتِ کبریٰ کے قیام کے لیے جہاد بھی اہل حدیث کے مقاصد میں برابر شامل رہا۔

اقصائے آسام و بنگال سے شمال میں علاقہ آزاد تک یہ تحریک پھیلا دی، اور شاید ہی کوئی خطہ یا علاقہ ہو جہاں سے کچھ نہ کچھ لوگ مرکز مجاہدین میں نہ پہنچے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور انھوں نے جہاد فی سبیل اللہ کی عبادت میں حصہ نہ لیا ہو۔ انگریزی اقتدار کے زمانے میں بھی جماعت نے مسئلہ جہاد زندہ رکھا، یہی جماعت تھی جس نے انگریز کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لیے ایک مستقل محاذ قائم کیا اور اس کے خدا پرست لوگ آزاد علاقے میں اسمس و چمرقند کو مرکز بنا کر مساعی جہاد کے لیے کوشاں رہے۔ انتہائی مشکلات کے باوجود یہ چراغ گل نہ ہونے دیا۔ برصغیر کے اہل حدیث نے بیت المال قائم کر کے زکوٰۃ، عشر اور صدقات کے ذریعے مجاہدین کی اعانت کا سلسلہ برابر جاری رہا، یہ مجاہدین انگریزی حکومت کے لیے ہمیشہ موجب تشویش بنے رہے، حکومت نے اس تحریک کو کچلنے کی بڑی کوشش کی، اعانت مجاہدین کے مرکزوں کا سراغ لگایا، دس بارہ سال تک دارو گیر کا خوفناک ہنگامہ بپا رکھا بیسیوں اصحاب پر مقدمے چلے اور انھیں کالے پانی کی سزائیں دی گئیں۔ ان کے کاروبار اور املاک تباہ ہو گئے، اس سلسلے میں مولانا احمد اللہ پر سخت عتاب نازل ہوتا رہا۔ مولانا عبدالرحیم المعروف مولانا بشیر رحمہ اللہ اور مولانا فضلِ الٰہی مرحوم، مولانا یحییٰ علی، مولانا عبدالرحیم صادق پوری کا صرف نام لے دینا کافی ہے، پھر ہمارے زمانے میں مولانا عبدالرحیم معروف بہ مولوی محمد بشیر اور مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی نے جہاد کے لیے جو جانفشانیاں اور قربانیاں کیں وہ اہل خبر سے مخفی نہیں۔

تحریک آزادیٔ وطن اور قیام پاکستان کے سلسلے میں بھی اہل حدیث کی خدمات اور قربانیاں لائق تحسین و ستائش ہیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد علمائے اہل حدیث پر بڑے مظالم ڈھائے گئے۔ بنگال، پٹنہ اور بہار بالخصوص علماء صادق پور کو بکثرت سرمشق گیرو دار بننا پڑا، خلافت، تطہیر جزیرۃ العرب، نیز دوسری قومی تحریکوں کے علاوہ آزادیٔ وطن کے لیے جماعت اہل حدیث نے ہمیشہ گرم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوشی دکھائی۔ پوری ملت اور قوم کے ساتھ مل کر قید و بند کی صعوبتیں بخوشی قبول کیں، تحریک کانگریس، تحریک احرار اسلام، تحریک مسلم لیگ برائے قیامِ پاکستان، غرض آزادیٔ وطن و ملّت کا کوئی محاذ ایسا نہیں جس میں جماعتِ اہل حدیث کا درجہ ایثار و خدمت زیادہ سے زیادہ ممتاز نہ رہا ہو۔

جب شدھی کی تحریک اور عیسائی پادریوں کی یورش نے اسلام کے خلاف وساوس پھیلانے کی کوشش کی تو اہل حدیث نے بڑی سرگرمی سے ان تحریکوں کا مقابلہ کیا۔ اسلام پر غیر مذاہب کے اعتراضات کے تحریری جواب بھی دیئے، جہاں مناظرات ناگزیر ہوئے وہاں ان میں بھی پوری سرگرمی سے حصہ لیا۔

بے شمار علمائے کرام میں سے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ، مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ سیالکوٹی، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا ابو القاسم رحمہ اللہ بنارسی کا ذکر ضروری ہے جن کی زبان و قلم نے نصف صدی سے زیادہ مدت تک حصارِ اسلام کی پاسبانی کا حق ادا کیا۔ مولانا عبدالقادر قصوری (م ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء) صدر انجمن اہل حدیث پنجاب اور صدر پنجاب کانگریس طویل مدت جماعت مجاہدین کی اعانت کا ایک اہم مرکز بنے رہے۔ ان کے خاندان یعنی مولوی عبداللہ قصوری، مولوی محی الدین احمد قصوری مولانا محمد علی قصوری ایم اے (کنٹیب) نے ''جمعیتِ دعوت و تبلیغ'' کے نام سے ایک تبلیغی ادارہ قائم کیا اور ملک کے طول و عرض میں اس کی شاخیں قائم کر کے شدھی کے مقابلے میں منظّم طور پر تبلیغ بھی کی، اس جمعیت کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ جب موپلے حکومت اور برادرانِ وطن کی کج اندیشیوں اور غلط بیانیوں کے باعث ہولناک مصائب میں مبتلا ہوئے تو جمعیت ایک طرف ان مظلوموں کی پوری امداد کرتی رہی، دوسری طرف کار فرمایانِ حکومت کو حتی الامکان سختیوں سے روکنے کی کوشش کرتی رہی۔ تیسری طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب موپلوں کے خلاف غلط فہمیوں کی تاریکی زائل کرتی رہی، اس دور کی سینکڑوں تصانیف میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش

(۲) مقدس رسول ﷺ بجواب رنگیلا رسول

(۳) ترکِ اسلام بجواب ترک اسلام

(۴) عصمتِ انبیاء وغیرہ

مسلمانوں کے لیے یہ دور بڑا نازک تھا، سیاسی اور اقتصادی غلامی کا زمانہ اکثر عیسائی مشنریوں کی چیرہ دستی، اور ہندوؤں خصوصاً آریوں کی دریدہ دہنی اگر معترضین کا منہ توڑ جواب نہ دیا جاتا تو ہزاروں اور لاکھوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف سوءِظن پیدا ہو جاتا، اسلامی آئین کی ترویج اور اسلامی فکر اور نظامِ حیات کو اپنانے کے لیے بھی اہل حدیث مدت سے کوشاں ہیں۔ سیّد سلمان ندوی رحمہ اللہ تحریک اہل حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اس تحریک کے جو اثرات پیدا ہوئے اور اس زمانے میں آج تک ہمارے دور کی ساکن سطح میں اس سے جو جنبش ہوئی وہ بھی ہمارے لیے بجائے خود مفید اور لائقِ شکریہ ہے۔ بہت سی بدعتوں کا استیصال ہوا، توحید کی حقیقت نکھاری گئی، قرآنِ پاک کی تعلیم و تفہیم کا آغاز ہو گیا، قرآنِ پاک سے براہِ راست ہمارا رشتہ جوڑا گیا، حدیث نبوی ﷺ کی تعلیم و تدریس اور تالیف و اشاعت کی کوششیں کامیاب ہوئیں، اور دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ساری دنیائے اسلام میں پاکستان و ہند کو اس تحریک کی بدولت یہ دولت نصیب ہوئی۔ نیز فقہ کے بہت سے مسئلوں کی چھان بین ہوئی۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دلوں سے اتباع نبوی ﷺ کا جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذبہ کم ہو گیا تھا وہ سالہا سال تک کے لیے دوبارہ پیدا ہو گیا۔ ①

ماخذ (۱) امام اسماعیل الصابونی: عقیدۃ السلف و اصحاب الحدیث (مجموعۃ الرسائل المنیریہ ج ۱) مصر ۱۳۴۳ھ

۲) القاضی محمد بن علی الشوکانی: التحف فی مذاہب السلف (مجموعۃ الرسائل المنیریہ ج ۲) مصر ۱۳۴۴ھ

۳) القاضی صدر الدین علی بن العز: الاتباع، لاہور ۱۳۷۹ھ

۴) محمد بن وضاح القرطبی: کتاب البدع والنہی عنہا، پشاور ۱۹۶۱ء

۵) محمد معین السندی: دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ الحبیب، کراچی ۱۹۵۷ء

۶) عبدالحی حسنی: الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند، دمشق ۱۹۵۸ء

۷) محمد حیات السندی: الایقاف فی سبب الاختلاف (مع اُردو ترجمہ) لاہور ۱۹۵۹ء

۸) محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی: ارشاد النقاد الی تیسیر الجہاد، مصر ۱۳۴۳ھ

۹) الشیخ سیّدی محمد بن علی السنوسی: کتاب ایقاظ الوسنان

۱۰) ابن العماد الحنبلی: شذرات الذہب، ج ۱ مصر ۱۳۵۱ھ

۱۱) الذہبی: تذکرہ الحفاظ ج ۱، حیدر آباد دکن ۱۳۳۴ھ

۱۲) ابن مفلح الحنبلی: الآداب الشرعیہ ج ۱، ۲ مصر

۱۳) ابومنصور عبدالقادر بن طاہر التیمی البغدادی: اصول الدین ج ۱، مصر

۱۴) مصنف مذکور: الفرق بین الفرق (مصر)

۱۵) الخطیب البغدادی: شرف اصحاب الحدیث (مصر)

۱۶) الشیخ احمد الدہلوی: (نزیل مکہ) تاریخ اہل حدیث، لاہور ۱۹۳۴ء

۱۷) الامام الحاکم (ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ): معرفۃ علوم الحدیث، مصر ۱۹۳۷ء

۱۸) صدیق حسن خاں: الدین الخالص: ج ۱۔۲، مطبع احمدی ۱۳۰۴ھ

(۱۹) صدیق حسن خاں: اتحاف النبلاء

① مقدمہ تراجم علمائے حدیث ہند، ص: ۳۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۰) صدیق حسن خاں ترجمان الوہابیہ، آگرہ ۱۳۰۰ھ

(۲۱) ابن التیمیہ: شرح العقیدۃ الاصفہانیہ (مع الفتاوی) مصر ۱۳۳۹ھ

(۲۲) ابن التیمیہ: مذہب السلف القویم (مجموعۃ الرسائل والمسائل) مصر

(۲۳) ابن التیمیہ: نقض المنطق، مصر

(۲۴) ابن التیمیہ: رسالہ فی السماع والرقص (مجموعۃ الرسائل المنیریۃ) ج ۳ مصر

(۲۵) ابن التیمیہ: المسح علی الخفین، مصر

(۲۶) ابن التیمیہ: کتاب الوسیلہ (اردو ترجمہ) لاہور

(۲۷) ابن التیمیہ: زیارۃ القبور (اردو ترجمہ) لاہور

(۲۸) ابن القیم الجوزیۃ: اعلام الموقعین، مصر

(۲۹) الامام ابونصر المروزی: قیام اللیل، مصر

(۳۰) الشیخ جمال الدین القاسمی: المسح علی الجوربین، القاہرہ

(۳۱) الشیخ ولی اللہ الدہلوی: حجۃ اللہ البالغہ، مصر ۱۳۵۲ھ

(۳۲) الشیخ ولی اللہ الدہلوی: الانصاف فی بیان سبب اختلاف (بین الصحابۃ والائمۃ الاربعۃ) مصر ۱۳۲۷ھ

(۳۳) الشیخ ولی اللہ الدہلوی: عقد الجید فی الاجتہاد والتقلید، دہلی ۱۳۴۴ھ

(۳۴) ابن حزم الاندلسی: کتاب الفصل، مصر ۱۳۱۷ھ

(۳۵) مصنف مذکور: جوامع السیرۃ (مع الرسائل) مصر

(۳۶) محمد اسماعیل الشہید الدہلوی: تنویر العینین، لاہور ۱۳۷۴ھ

(۳۷) محمد اسماعیل الشہید الدہلوی: تقویۃ الایمان، دہلی، لاہور، کراچی

(۳۸) عبدالرحمٰن مبارکپوری: تحقیق الکلام فی وجوب القراۃ خلف الامام، دہلوی ۱۳۵۵ھ

(۳۹) عبدالحمید اثاوی: الفوز المبین فی الجہر بالتامین، حیدرآباد دکن ۱۳۴۷ھ

(۴۰) محمد ابراہیم میر سیالکوٹی: تاریخ اہل حدیث، لاہور ۱۹۵۳ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۱) محمد ابراہیم سیالکوٹی: فرقۂ ناجیہ، امرتسر ۱۹۳۶ء

(۴۲) محمد ابراہیم میر سیالکوٹی: القول السدید فی حکم الاجتہاد والتقلید

(۴۳) محمد ابراہیم میر سیالکوٹی: صلوٰۃ النبی، امرتسر

(۴۴) بدیع الزماں: ارشاد اہل التوحید، لاہور ۱۲۹۹ھ

(۴۵) ابو یحییٰ امام خان: تراجم علمائے حدیث ہند دہلی، ۱۳۵۶ھ

(۴۶) ابو یحییٰ امام خان: اہل حدیث کی علمی خدمات، دہلی ۱۹۳۷ھ

(۴۷) سید نذیر حسین محدث دہلوی: معیار الحق دہلی

(۴۸) قاضی فضل حسین مظفر پوری: الحیاۃ بعد المماۃ، آگرہ ۱۹۰۸ء

(۴۹) مرزا حیرت دہلوی: حیاتِ طیبہ، آگرہ ۱۹۰۸ء

(۵۰) محمد فاخر زائر الہ آبادی: رسالۂ نجاتیہ (مع اردو ترجمہ) لاہور

(۵۱) عبدالمجید سوہدروی: سیرت ثنائیہ، لاہور

(۵۲) المقدسی: احسن التقاسیم

(۵۳) ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری: اہل حدیث کا مذہب، امرتسر ۱۹۲۶ء و لاہور متعدد بار

(۵۴) ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری: تقلید شخصی اور سلفی، امرتسر ۱۹۲۳ء

(۵۵) ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری: حدیث نبوی، امرتسر ۱۹۲۴ء

(۵۶) ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری: اجتہاد و تقلید، امرتسر ۱۹۲۵ء

(۵۷) ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری: تنقید تقلید، امرتسر ۱۹۲۷ء

(۵۸) محمد اشرف سندھو: تاریخ التقلید، لاہور

(۵۹) ابو یحییٰ محمد شاہ جہانپوری: الارشاد الی سبیل الرشاد، امرتسر ۱۹۳۴ء

(۶۰) محمد بشیر الدین: صواعق الٰہیہ، مطبع احمدی ۱۲۸۰ھ

☆☆☆

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عطیہ منجانب

اَلْجَامِعُ الْمُبَارَکْ

اور

دَارُالْمَعَارِفْ

(متصل اسلامیہ کالج ریلوے روڈ)

تشتر روڈ/ ریلوے روڈ

لاہور

042-37378492

0333-9240775